تلخیص برائے پی ایچ۔ڈی (اُردو)

بعنوان

سہ ماہی جریدہ ''امکان'' کی ادبی خدمات

(مہاراشٹر اسٹیٹ اردو ساہتیہ اکادمی کے حوالے سے)

مقالہ برائے ادخال

سوامی رامانند تیرتھ مراٹھواڑہ یونیورسٹی ناندیڑ

स्वामी रामानंद तीर्थ मराठवाडा विद्यापीठ, नांदेड.

﴿ مقالہ نگار ﴾

سُمیرہ گلنار محمد جیلانی

ایم۔اے۔بی۔ایڈ

﴿ نگران نگار ﴾

پروفیسر ڈاکٹر حامد اشرف

ایم۔اے۔ایم۔فل۔پی ایچ۔ڈی

پروفیسر و صدر شعبہ اُردو، مہاراشٹر اُودے گری کالج، اودگیر

برائے سال۔2024

سہ ماہی جریدہ ''امکان'' کی ادبی خدمات

(مہاراشٹر اسٹیٹ اردو ساہتیہ اکادمی کے حوالے سے)

☆ باب اوّل۔ مہاراشٹر کے اردو شعر و ادب پر ایک نظر

☆ باب دوّم۔ جریدہ ''امکان'' کا مراٹھی عصری ادب کا انتخاب

☆ باب سوّم۔ جریدہ ''امکان'' کے خصوصی شمارے (شخصیات نمبر)

☆ باب چہارم۔ اردو افسانوں میں عروس البلاد ممبئی

☆ باب پنجم۔ مہاراشٹرا میں اُردو صحافت 'امکان' کے حوالے سے

☆ باب ششم۔ ''امکان'' کے منتخب مقالات اور مضامین کا تجزیہ

☆ باب ہفتم۔ ماحصل

☆ کتابیات (الف) پرائمری ماخذات

(ب) سیکنڈری ماخذات

تمہید

تغیر و تبدّل، نشیب وفراز، انسانی تہذیب وتمدن کا لازمی جز ہے۔ضروریاتِ زندگی انسانی گروہوں کی تشکیل کرتی ہے اور مخصوص تہذیب وکلچر کی بنیاد رکھتی ہے۔ یہ بنیاد سماج کے درجے متعین کرتی ہے، قوانین واصول تیار کیے جاتے ہیں، حکومت کی پالیسیاں ترتیب پاتی ہے ۔سیاست اور معاشرت کے میدان وسیع کیے جاتے ہیں۔علوم وفنون کو فروغ دیا جاتا ہے۔ برسوں اور صدیوں کے مخلوط معاشرے سے انسانی گروہ مخصوص نام سے پہچانا جاتا ہے۔لیکن وقت کا دھارا کلچر میں تبدیلیاں پیدا کرتا ہے، کیوں کہ اخلاقی عناصر ترقی کرتے کرتے اپنی مروجہ تہذیب و تمدن کو چھوڑ کر انسانی ذہن سے آگے نکل جاتے ہیں۔اس تنزلی کا احساس عوام سے پہلے خواص کو ہوتا ہے اور ان میں بھی پہلے پہل ذی فہم اور ذی شعور انسان قوم کی ضرورتوں کا احساس کرتے ہیں۔انسان کی سرشت میں ہی داخل ہے کہ وہ اپنی عادتوں کا غلام بنا رہے۔قدیم اعتقادات و نظریات کا پابندر ہے۔اسی وجہ سے مصلحانِ قوم کے لیے دشواریاں پیش آتی ہیں۔ وہ درحقیقت انسانوں کے دوست ہوتے ہیں اور ہزار ہا رکاوٹوں کے باوجود اصلاحی نظریات کی تبلیغ واشاعت میں لگے رہتے ہیں۔انسانوں کے اصلاح پسند گروہ صدیوں کی جدوجہد اور کشمکش کے بعد اپنی قوم کو نیا آئین، نیا دستورِ زندگی، نیا سماج یا نیا تمدن عطا کر پاتے ہیں۔

کائنات کے خالق نے انسان کو اشرف المخلوقات کا درجہ دیا ہے اور اسے یہ صلاحیت بخشی ہے کہ اپنے خیالات کے اظہار کے لئے زبان کا استعمال کرے۔ بلاشبہ زبان خیالات کی ترسیل اور جذبات کے اظہار کا ذریعہ ہے۔ ہر انسان زبان کے ذریعے ہی اپنے خیالات کو دوسروں تک پہنچاتا ہے۔اردو زبان بلاشبہ دنیا کی چند ترقی یافتہ اور کثرت سے بولی جانے والی زبانوں میں سے ایک ہے جو مختلف مراحل سے گذر کر وجود میں آئی ہے۔کسی بھی زبان کو زندہ رکھنے میں اس قوم کے بولنے والوں کا اہم کردار ہوتا ہے۔اردو زبان کی بقاو ترویج میں ہندو مسلمان کا خونِ جگر شامل ہے۔علاوہ ازیں حکومتِ ہند کے تحت کئی اِدارے سرگرمِ عمل ہیں، جن کی فعال ومتحرک سرگرمیوں سے زبان اردو کے چمن کی آبیاری ہو رہی ہے۔فروغ قومی اردو زبان وادب، نئی دہلی کے علاوہ ہندوستان کے بیشتر صوبوں میں محکمہ اقلیتی ترقیات کے تحت اردو اکاڈمیوں کا قیام اس کی واضح دلیل ہیں۔

مہاراشٹر ریاست میں مہاراشٹر ساہتیہ اردو اکادمی ممبئی کا قیام 1975ء میں عمل میں آیا۔ایک عرصے تک اکادمی مہاراشٹرا گورنمنٹ کے کلچرل ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ وابستہ رہی بعد ازآں 2008ء میں اس اکادمی کو اقلیتی امور کی وزارت سے منسلک کر دیا گیا۔تا حال یہ اردو اکادمی محکمہ اقلیتی ترقیات کے تحت کام کر رہی ہے۔اکادمی کے قیام سے لے کر اب تک کی سرگرمیوں پر نظر ڈالیں تو پتہ چلتا ہے کہ ریاست مہاراشٹر میں اردو زبان کی ترقی وترویج میں اس اکادمی نے اہم کردار نبھایا ہے اور اردو زبان وادب کے فروغ میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔اس اِدارے کی اہم اِشاعت سہ ماہی علمی وادبی جریدہ ’’امکان‘‘ (جس کا سنہ اِشاعت 1975ء ہے) ہے، جس کے ذریعے اردو کے زرّیں ولازوال قیمتی اثاثے کو محفوظ کیا گیا ہے۔ نیز مراٹھی زبان کے بیشتر شعروادب کو تراجم کے ذریعے اردو زبان میں منتقل کرنے اور دو مختلف زبانیں بولنے والوں کو ایک دوسرے کے قریب کرنے کا کام بھی اس جریدے نے کیا ہے۔

جریدہ ’’امکان‘‘ کا کتابی سلسلہ بیش قیمتی اُردو ادب کے خزانوں سے مزین ہے۔مہاراشٹر ساہتیہ اردو اکادمی کی جانب سے سہ ماہی جریدہ ’’امکان‘‘ کی اشاعت ایک قابل تحسین و قابل ستائش کام ہے۔ چونکہ دورِ حاضر ٹیکنالوجی کا دور ہے جہاں لوگ مشینوں سے جڑتے جا رہے ہیں۔خرید کر کتابیں پڑھنے والوں کو تعداد کم ہوتی جا رہی ہے۔ ایسے حالات میں قیمتی اور گراں قدر جرائد ورسائل کو منظر عام پر لانے کی

ضرورت ہے، جس کے ذریعہ معاشرے میں ادبی بیداری کی فضا عام ہواور لوگوں کو ماضی کے شاندار ادبی ورثے سے واقفیت ہو۔اردو شعراء و ادباء، مصنفین، مترجمین، صحافی، ناقدین اور اردو اساتذہ کی خدمات کی خوشبو سے آج کی نوجوان نسل کے ذہن مہک اٹھیں، یہی جریدہ ''امکان'' کا ایک عظیم مقصد ہے۔مذکورہ جریدے کی ہمہ جہت اردو خدمات کے پیش نظر راقمہ سطور نے استاذی گائیڈ محترم ڈاکٹر حامد اشرف (پروفیسر وصدر شعبہ اردو، مہاراشٹرا اودے گری کالج، اودگیر) کی ایماء پر کارِ تحقیق کا عنوان'' سہ ماہی جریدہ امکان کی ادبی خدمات'' (مہاراشٹر اسٹیٹ اردو ساہتیہ اکادمی کے حوالے سے) منتخب کیا اور اس کارِ تحقیق کو حسبِ ذیل ابواب میں تقسیم کیا ہے۔

بابِ اوّل: مہاراشٹرا میں شعروادب

ریاست مہاراشٹرا ہندوستان کی ایک اہم ریاست ہے۔ادب کے میدان میں ریاست مہاراشٹرا نے قابل فخر وقابل تقلید کارنامے انجام دیئے ہیں۔ باب ہذا میں سرزمین مہاراشٹر کے شعراء، ادباء، صحافیوں، ناقدین اور مترجمین کی خدمات کا تفصیلی جائزہ لیا جائے گا۔ چونکہ مہاراشٹرا کی علاقائی زبان مراٹھی ہے اور مراٹھی کے بعد سب سے زیادہ بولی جانے والی زبان اردو ہے۔جس کی جڑیں مہاراشٹرا کی سرزمین میں گہرائی تک پیوست ہیں۔اردو ادب کے متقدمین سے لے کر موجودہ زمانے تک مہاراشٹر نے اردو کے ایسے ایسے شعراء اور ادیبوں کو پیدا کیا ہے جن کے نام اردو ادب کی تاریخ میں ہمیشہ روشن حروف کے ساتھ لکھے جاسکتے ہیں۔ بہر حال یہ زندہ حقیقت ہے کہ مہاراشٹرا اور اردو ادب کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔(حوالہ: امکان: ریاست مہاراشٹر کی سالگرہ پر خصوصی شمارہ)۔

بابِ ہذا میں مہاراشٹرا میں افسانہ، ممبئی کے ڈرامہ نگار، سعادت حسن منٹو اور ممبئی، بھیونڈی کی شعری وادبی تاریخ، کوکن کا ادبی پس منظر، مالیگاؤں میں اردو نثر، مراٹھواڑہ میں اردو ادب، اورنگ آباد اور اردو ادب، وِدربھ کی نثر نگار خواتین، شولا پور کی ادبی تاریخ کے علاوہ ناگپور کی طنزیہ ومزاحیہ شاعری وغیرہ پر روشنی دالی جائے گی۔غرض مہاراشٹرا کے مختلف علاقوں میں اردو ادب پر ہوئی خدمات کا تفصیلی جائزہ پیش کریں گے۔

بابِ دوّم: مراٹھی عصری ادب کا انتخاب

مہاراشٹرا کی علاقائی زبان مراٹھی ہے۔مراٹھی فنکاروں اور اہلِ علم نے اس زبان میں بہترین ادب محفوظ کیا ہے۔اردو اکادمی کے قیام کا ایک بنیادی مقصد یہ بھی ہے کہ مراٹھی ادب کا اردو میں ترجمہ کرکے محبان اردو تک اسے منتقل کیا جائے۔

اردو زبان میں مراٹھی زبان کو اردو سے قریب لانے کی یہ مساعی اردو ساہتیہ اکادمی کا قابلِ قدر ہے۔اس ضمن میں اکادمی کی جانب سے مراٹھی افسانے شاعری، مراٹھی ڈرامے اور دِلت سوانح نمبر کی اِشاعت عمل میں آئی ہے۔ جس کے تحت ۵۲ افسانے ،۲۷ نظمیں، ۳۱ ڈرامے، ۳۱ شعراء واُدباء کا سوانحی ادب تحریر کیا گیا ہے۔جس کا تنقیدی جائزہ بابِ ہذا میں پیش کیا جائے گا۔اس کے علاوہ مراٹھی سنتوں کی اردو دانی اور مراٹھی کے اردو تراجم پر بھی تبصرہ کیا جائے گا۔

بابِ سوم: جریدہ امکان کے خصوصی شمارے ''شخصیات نمبر''

کیا لوگ تھے جو اس راہ سے گزر گئے
جی چاہتا ہے نقش قدم چومتے چلیں

مہاراشٹرا اردو ساہتیہ اکادمی اردو زبان وادب کے لئے ہمیشہ سرگرم عمل رہی ہے۔ادیبوں اور فنکاروں کی کاوشوں کو آگے بڑھاتے ہوئے اکادمی کے ذریعے مختلف ادباء شعراء پر شخصیات نمبر کی اِشاعت عمل میں آئی ہے۔ اِن شماروں میں ، ظ۔ انصاری، عطیہ فیضی، بشر نواز، علی سردار

جعفری، گوشہ چکبست وغیرہ قابلِ ذکر ہیں۔ اسی طرح کورونا کی وباء کے دوران بھی جن عظیم ہستیوں کو ہم نے کھویا ہے' ان تمام ادباء وشعراء کو خراج عقیدت پیش کرنے کی غرض سے خصوصی شماروں کی اشاعت عمل میں آئی ہے۔ باب ہذا میں اِنہی شعراء وادباء کی خدمات کا احاطہ کیا جائے گا۔

باب چہارم: اردو افسانوں میں عروس البلاد ممبئی

شہر ممبئی نہ صرف صنعتی واقتصادی شہر ہے بلکہ یہ فلمی شہر بھی ہے۔ ایشیاء کی سب سے بڑی فلمی انڈسٹری یہیں پر ہے اور ظاہر ہے کہ ہندی فلمیں، کہانیاں، گیت سب کچھ اردو ہی نے دیا ہے۔ اردو افسانوں میں ممبئی کے زیر عنوان اس شمارے میں ممبئی کی تاریخ اور اردو افسانوں میں ممبئی کے ذکر پر مضامین تخلیق کیے گئے ہیں۔ نیز اردو کے نامور مصنفین کی کہانیوں اور افسانوں کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ ملک کے ممتاز ادیبوں اور شاعروں نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ ممبئی شہر میں گذارا ہے۔ اردو زبان وادب میں بے شمار دلچسپ کہانیاں اور افسانے تو ایسے ہیں جو وقت گذرنے کے بعد بھی نئے لگتے ہیں۔ مگر کچھ افسانے ایسے بھی ہیں جو نئی پیڑھی کے لوگوں کو عجیب لگیں گے۔ یہ سب کہانیاں انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتی ہیں۔ 'ماں کا دِل'، 'آشیانہ'، 'کاغذ کی دیوار'، 'لوکل ٹرین'، 'ستا پیر وغیرہ اس کی مثال ہیں۔

مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکادمی نے قارئین کے ادبی ذوق کی تسکین کے لئے جریدہ ''امکان'' میں موضوعات کو لے کر گاہے گاہے تبدیلی کی ہے۔ اِس شمارے میں موجود افسانوں میں ممبئی کا ذکر جن نئے اور پرانے افسانہ نگاروں نے کیا ہے' ان کے افسانوں کا سیر حاصل تجزیہ کیا جائے گا۔

باب پنجم: مہاراشٹر میں اردو صحافت

صحافت اپنے آپ میں ایک بہت ہی وسیع موضوع ہے۔ لیکن اردو اکادمی کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے رِسالہ امکان کا ہر شمارہ اپنے پچھلے شمارے سے مختلف اور کچھ نئی تبدیلیوں کے ساتھ شائع ہو' تا کہ ادبی ذوق رکھنے والے قارئین کے شوق وذوق کی تسکین ہو۔ اس لیے اُردو صحافت کے 200 سالہ جشن کے موقع پر مہاراشٹر میں اردو صحافت کے موضوع پر شمارے کی اِشاعت عمل میں آئی۔ چونکہ اردو صحافت کی دو صدیوں پر مشتمل تاریخ کو ایک شمارہ میں قید کرنا ممکن نہ تھا۔ لہٰذا ''مہاراشٹر میں صحافت'' کے موضوع کو مہاراشٹر سے شائع ہونے والے اخبارات اور رسائل کی تاریخ وتعارف تک ہی محدود رکھا گیا ہے۔ اِس باب میں راقمہ ٔسطور مہاراشٹر کے مختلف علاقوں جیسے بمبئی، بھیونڈی، ناسک، مشرقی خاندیش، اورنگ آباد، ناندیڑ، شولا پور، ناگپور، برار، ودربھ وغیرہ میں صحافت کے دائرہ کار پر تفصیلی گفتگو قلمبند کرے گی۔ نیز ہندوستان میں اردو صحافت کے آغاز وارتقاء کی صورتِ حال بھی پیش کی جائے گی۔

باب ششم: جریدہ امکان کے منتخب مقالات ومضامین کا تجزیہ

جریدہ ''امکان'' کا ہر شمارہ ادب کے مختلف گوشوں اور اصناف کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ جن میں مختلف مضامین، مقالات، غزلیں، نظمیں، ڈرامے، کہانیاں، افسانے، تنقید وتحقیق اور مختلف ادبی شخصیات پر تبصرے شامل ہیں۔ مہاراشٹرا اردو ساہتیہ اکادمی کے سابق کارگزار صدر خورشید صدیقی کا کہنا ہے کہ اس اکادمی کا ماضی کافی شاندار رہا ہے۔ کرشن چندر' علی سردار جعفری' عصمت چغتائی' خواجہ احمد عباس' راجندر سنگھ بیدی' جوگیندر پال اور سکندر علی وجد جیسی قد آور ادبی شخصیات اس ادارے سے وابستہ رہی ہیں۔ بابِ ہذا کے مقالات ومضامین ان قلمکاروں کی یادگار ہیں' جنہیں اردو دنیا میں کافی پذیرائی حاصل ہوئی ہے۔ جنہیں اردو قارئین ہمیشہ پڑھتے ہیں' لیکن کبھی بوریت نہیں ہوتی۔ ہند وپاک کے مشہور مصنفین کی تخلیقات اس علمی وادبی جریدے میں جگہ پاتی تھیں۔ لہٰذا اس باب کے ذریعے منتخب مقالات ومضامین کے علاوہ نظموں، غزلوں، کہانیوں اور افسانوں کا تنقیدی جائزہ پیش کیا جائے گا۔ کیونکہ ہر موضوع اپنے اندر ایک انفرادیت لیے ہوئے ہے۔

باب ہفتم: ماحصل

اردو اکادمی کی جانب سے شائع ہونے والے اس علمی و ادبی جریدے میں محفوظ ادب کے گراں قدر سرمایے کو مختلف ابواب میں تقسیم کر کے اُسے نئی نسل کے روبرو کرنے کی ایک سعی کی گئی ہے۔ بابِ ہذا میں گزشتہ چھے ابواب میں تحریر شدہ مواد کی تلخیص پیش جائے گی۔ تاکہ قارئین کو اندازہ ہو جائے کہ راقمۂ تحریر نے کارِ تحقیق کا کیا حق ادا کیا ہے۔ ویسے تو تحقیق میں کوئی کام حرفِ آخر نہیں ہوتا۔ آنے والے محققین اس کام کو بنیاد بنا کر اپنی بات مزید مکمل کر سکتے ہیں۔ کیوں کہ تحقیق کی دشوار گزار راہوں سے راقمۂ تحریر چند پھول چننے کی کوشش کرے گی اور ممکن ہے کہ بہت سے پھول باقی رہ جائیں۔ بقول محمد رفیع سوؔدا

سودا نگاہِ دیدۂ تحقیق کے حضور
جلوہ ہر اک ذرّے میں ہے آفتاب سا

کتابیات

مقالے کے اختتام پر کتابیات کے زیرِ عنوان تفصیل پیش کی جائے گی کہ راقمہ نے کب کہاں اور کونسی تصانیف، رسائل و جرائد مقالۂ ہذا کی تکمیل کے لیے استعمال کیں۔ مہاراشٹر اردو اکادمی کا ترجمان سہ ماہی علمی و ادبی جریدہ ''امکان'' کی اشاعتی سلسلہ 25 تا 30 تک دستیاب ہے۔ جس کا زمانۂ اشاعت مختلف اور مدیرانِ اعلیٰ مختلف ہیں۔ اشاعتی سلسلے کے تمام جریدوں کے حوالے نقل کیے جائیں گے۔ علاوہ ازیں مختلف ویب سائٹس اور انٹرنیٹ سے دستیاب شدہ مواد کے حوالے بھی تحریر کیے جائیں گے۔ کارِ تحقیق کی تیاری میں موصولہ مواد کے ذرائع کو درج ذیل دو حصوں میں تقسیم کیا جائے گا۔

(الف) پرائمری ماخذات (ب) سیکنڈری ماخذات

شعرائے کرام، اہلِ علم، فنکاروں اور مصنفین کے اسمائے گرامی اور ان کی تصانیف کی فہرست حروفِ تہجی کے تحت تیار کی جائے گی۔

ڈاکٹر حامد اشرف	سمیرہ گلنار محمد جیلانی
ریسرچ گائیڈ	ریسرچ اسکالر

Resume submitted for the registration of

Ph.D. in Urdu entitled

LITERARY CONTRIBUTION OF QUARTERLY JOURNAL "IMKAAN"

(With Reference to Maharashtra State Urdu Sahitya Academy)

Submitted to

SWAMI RAMANAND TEERTH MARATHWADA UNIVERSITY NANDED

By

SUMERA GULNAR MOHAMMAD JILANI

M.A. B.Ed.

Under the guidance of

Dr. HAMID ASHRAF

M.A. M.Phil.,Ph.D.

Professor & Head Dept of Urdu

M.U College,Udgir Dist.Latur

Year 2024